حدیث شناسی:

انسانی معرفت کی حدود

علامہ محمد رضا حکیمی

قرآن کی نظر میں

۱۔ (اے رسول) تم سے لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم (ان کے جواب میں) کہدو کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے (پیدا ہوئی) ہے اورتم لوگوں کوتو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔(سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۵)

۲۔ بلکہ جس کے جاننے پر ان کی دسترس نہ ہوسکے اس کو جھلاتے ہیں حالانکہ ابھی تک ان کے ذہن میں اس کے معانی نہیں آئے اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھلایا تھا جو ان سے پہلے تھے ،پس ذرا غورتو کرو(ان) ظالموں کا کیسا (برا) انجام ہوا۔(سورہ یونس آیت ۳۹)

حدیث کی نظر میں

۱۔حضرت علیؑ نے فرمایا: جو تمام علم کے جاننے کا دعویٰ کرتا ہے وہ اپنی جہالت کی انتہا کا اعلان کرتا ہے۔(غررالحکم ۳۰۰)

۲۔حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے ۔عقلمندی کی معراج یہ ہے کہ انسان اپنی جہالت کا اعتراف کرے۔(غررالحکم ۲۲۲)

۳۔حضرت علیؑ نے اپنے فرزند کونصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے میرے نورنظر میری نصیحت کوٹھیک سے سمجھ لو۔ اگر ان امور میں سے کوئی چیز تم پر دشوار گذرے تو اس چیز کوتم اپنی جہالت پر محمول کردو۔ اس لئے کہ تم جاہل پیدا کیے گئے ہو،پھرتم نے تحصیل علم کرکے عقل وشعور حاصل کیا ہے اور بہت سی ایسی چیزیں ہیں جسے تم نہیں جانتے اور نہ تم اس کے بارے

میں کوئی نظریہ پیش کر سکتے ہو اور نہ ہی کسی راہ کا انتخاب کر سکتے ہو۔ ایک زمانہ آئے گا جب تم ان سب چیزوں سے آگاہ ہو جاؤ گے۔ (نہج البلاغہ ص ۹۱۷، عبدہ ۲/ ۴۴)

حسی معرفت کا محدود ہونا اور عقلی معرفت کا لازم ہونا

قرآن کی نظر میں:

۱۔ یہ لوگ بس دنیاوی زندگی کی ظاہری حالت کو جانتے ہیں۔ (سورہ روم آیت ۷)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت علیؑ نے فرمایا آنکھوں سے دیکھنا کوئی دیکھنا نہیں کیونکہ کبھی کبھی آنکھیں اپنے دیکھنے والوں کو بھی دھوکا دے دیتی ہیں، لیکن عقل اپنے چاہنے والوں کو نہ تو دھوکا دیتی ہے اور نہ ہی اس سے غلط بیانی کرتی ہے۔ (نہج البلاغہ ۱۲۲۴)

۲۔ امام جعفر صادقؑ سے دیصانی نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہم جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اپنے کانوں سے سنتے ہیں، اپنی زبان سے چکھتے ہیں، اپنی ناک سے سونگھتے ہیں اور اپنی قوت لامسہ (کھال) سے محسوس کرتے ہیں اسے ہم قبول نہیں کرتے۔ امام صادق علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا یہ حواس خمسہ تھے جسے تو نے بیان کیا ہم ان حواس کی مدد سے سوائے رہنمائی حاصل کرنے کے کسی چیز کا ادراک نہیں کرتے۔ اسی طرح جس طرح شب تاریک میں بغیر چراغ کے راہ طے نہیں کی جا سکتی۔ ("ارشاد شیخ مفید ص ۱۴۴)

۳۔ امام صادقؑ کا یہ قول "رسالہ هلیلہ" میں ہے کہ آپ نے ایک ہندوستانی طبیب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں نے کہا اگر تم خود اپنی نادانی میں گرفتار ہو اور اس طرح کی نصیحت اشیاء کی دریافت کے سلسلہ میں سوائے حواس کے میسر نہیں ہوتی تو تمہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ حواس خود بخود کسی شئی کا ادراک نہیں کرتے اور حواس کے لئے معرفت کی راہ بغیر قلب کے ممکن نہیں قلب ہی حواس کا رہنما ہے اور جن اشیاء کا تو دعویٰ کرتا ہے قلب ان

چیزوں کو حواس کے ذریعہ درک کرتا ہے، قلب اصلی موثر ہے..... تم تو یہ جانتے ہی ہو کہ کبھی کبھی کچھ لوگ یا بہت سارے لوگ حواس کھو دیتے ہیں، اس حالت میں اچھے اور برے کی تمیز، پوشیدہ یا ظاہر امور کی سمجھ قلب ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ دل ہی وہ ہے جو کہ (اچھی چیزوں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے) حکم دیتا ہے اور (نقصاندہ چیزوں سے) محفوظ رکھتا ہے اور اس کا حکم نافذ ہوتا ہے اس کی مدد صحیح ثابت ہوتی ہے۔...کیا تم نہیں جانتے کہ حواس کے ضائع ہو جانے کے بعد بھی قلب باقی رہتا ہے۔....(بحار الانوار ۶۱/ ۵۵)

۴۔ امام صادقؑ ''رسالہ ھلیلہ'' میں فرماتے ہیں کہ میں نے کہا، ذرا مجھے یہ تو بتاؤ کہ کیا تم نے کبھی تجارت کے کام کے سلسلہ میں یا صنعت وحرفت کے بارے میں یا کسی چیز کا تخمینہ لگانے کے سلسلہ میں کوئی بات کی ہے، اور جب تم اس چیز کو میزان تصور پر ناپ تول لیتے ہو تو پھر تم اس کے انجام کے سلسلہ میں حکم دیتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! پھر میں نے کہا کہ اس فکر کے موقع پر کیا کوئی قوت ایسی ہے جو تمہارے حواس اور عقل وقلب کے درمیان دخل اندازی کرتی ہے؟ اس نے کہا نہیں تو کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ جو کچھ تمہارے دل نے اس موقع پر کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے؟ اس نے جواب دیا یقیناً ایسا ہی ہے۔...(بحار الانوار ۶۱/ ۶۲)

معرفت، اس کی کیفیت و درجات

قرآن کی نظر میں

۱۔ اور تم کو ایسا نور عطا کرے گا جس (کی روشنی) میں تم چلو گے...(سورہ حدید آیت ۲۸۔)

۲۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی کارستانیاں (ایسی ہیں) جیسے ایک چٹیل میدان کا چمکتا ہوا بالو جس کو پیاسے نے دور سے دیکھا تو پانی خیال کیا یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا تو اس کو کچھ بھی نہ پایا (اور پیاس سے تڑپ کر مر گیا) اور خدا کو اپنے پاس موجود

پایا تو اس نے اس کا حساب (کتاب) پورا پورا چکا دیا اور خدا تو بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔(یا کافروں کے اعمال کی مثال) اس بڑے گہرے دریا کی تاریکیوں کی سی ہے جیسے ایک لہر اس کے اوپر دوسری لہر اس کے اوپر ابر(تہہ بہ تہہ) ڈھانکے ہوئے ہو(غرض) تاریکیاں ہیں کہ ایک کے اوپر ایک (امنڈی) چلی آتی ہیں (اسی طرح سے) کہ اگر کوئی شخص اپنا ہاتھ نکالے تو (شدت تاریکی سے) اسے دیکھ نہ سکے۔ اور جسے خدا ہی نے (ہدایت کی) روشنی نہ دی ہو تو (سمجھ لو کہ) اس کے لئے کہیں کوئی روشنی ہی نہیں ہے۔(سورہ نور آیت ۳۹۔۴۰)

۳۔ اور اپنا رسول بھیجا ہے جو تمہارے سامنے واضح آیتیں پڑھتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے...(سورہ طلاق آیت ۱۱)

۴۔ تمہارے پاس تو دکھانے والی چیزیں آہی چکیں پھر جو دیکھے (سمجھے) تو اپنے خود کیلئے اور جو اندھا بنے تو (اس کا ضرر بھی) خود اس پر ہے اور (اے رسول ان سے کہدو کہ) میں تم لوگوں کا کچھ نگہبان تو ہوں نہیں:۔(سورہ انعام آیت ۱۰۵)

حدیث میں:

ا۔ امام رضاؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرمؐ کا قول ہے کہ علم عمل کا پیشرو (امام) ہے۔(عدة الداعی ص ۶۴)

۲۔ حضرت علیؑ نے فرمایا علم ہمیشہ عمل کے ساتھ ہے جو شخص اسے جانتا ہے وہ عمل کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ علم عمل کو آواز دیتا ہے اگر عمل اس کی دعوت قبول نہیں کرتا تو علم اس سے دور ہو جاتا ہے۔(نہج البلاغہ ۱۲۵۶)

۳۔ حضرت علیؑ کا قول ہے۔ جو شخص اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ کچھ نہیں جانتا۔(غرر الحکم ص ۳۰۸)

۴۔ حضرت علیؑ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ علم عمل کرنے والوں کے لئے ہدایت کی پونجی

ہے۔(غررالحکم ص ۲۸)

۵۔آپ نے فرمایا۔علم تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور عمل تمھیں منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔(غررالحکم ص ۵۴)

۶۔آپ کا یہ بھی قول ہے۔دور اندیشی حاصل کرنے کے لئے (ہر کام کے صحیح انجام دینے کے لئے)عقل کی رہنمائی کے علاوہ کسی کی رہنمائی قبول نہ کرو۔یہ تمھیں دور اندیشی کے روشن راستہ تک پہنچائے گی اور یاد رکھو عقلمندی کی معراج یہ ہے کہ انسان اپنی ذات سے معرفت حق حاصل کرے اور دانائی کی بدترین صورت یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل مند جانے۔(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۷ بحوالہ مطالب السؤل)

۷۔حضرت علیؑ نے فرمایا۔بہت سے ایسے عالم ہیں جن کی جہالت و دانائی نے ان کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ عقل وخرد جوان کے پاس تھی اس نے انھیں کچھ فائدہ نہ پہنچایا۔(نہج البلاغہ ۱۱۳۵،عبدہ ۳ / ۱۷۵)

۸۔حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا علم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ علم جو زبان پر ہے جو اولادِ آدمؑ کیلئے حجت ہے اور دوسرا قلبی علم ہے جو ان کے لئے مفید ہے۔(بحارالانوار ج ۲ ص ۳۳۔)

۹۔مصحف ناطق حضرت امام صادقؑ نے فرمایا۔لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ایسے ناداں جو کسی چیز کو سیکھنے کا شوق بھی نہیں رکھتے۔

(۲) ایسا دانا جس کا علم اس کے شرف وفضیلت کا سبب بنا۔

(۳) ایسا عقل مند جو اپنی دنیا وآخرت کے لئے عمل کرتا ہے۔(تحف العقول ص ۲۳۹

۱۰۔حضرت امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ امام باقرؑ کا قول ہے عالم اس شخص جیسا ہے جو اپنے پاس شمع رکھے ہوئے ہوتا ہے اور لوگوں کے لئے راستوں کو روشن کرتا ہے ایسی صورت میں جو شخص شمع کے نور سے فائدہ حاصل کرتا ہے وہ اس کے حق میں دعا خیر کرتا ہے اور

یہ ایسا ہی ہے کہ عالم بھی اپنے شمع (علم) سے جہالت و نادانی کی تاریکی کو لوگوں کے درمیان سے ختم کر دیتا ہے۔(بحار الانوار ج ۲ ص ۴ بحوالہ تفسیر امام عسکریؑ۔)

۱۱۔حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا... تواضع و انکساری علم کا سرچشمہ ہے۔ رشک و حسد سے پاک و پاکیزہ رہنا اس کی آنکھیں ہیں۔ اسباب و امور کی معرفت اس کی عقل ہے۔ پرہیز گاری، خواہشات نفس سے دوری، گناہوں کے داغ سے دامن کو محفوظ رکھنا، اپنے بھائیوں سے محبت کرنا، عقلمندوں کی باتوں کو غور سے سننا، باطل کی قربت کو برا تسلیم کرنا، حق کی پیروی کو اچھا سمجھنا، سچ بولنا، غافل کر دینے والی خوشیوں سے پرہیز کرنا، خجالت و شرمندگی والے کاموں سے محفوظ رہنا یہ سب اس کے پھل ہیں علم اس شخص کی عقل میں اور اضافہ کرتا ہے جو دانا ہے، نیز اسے بہتر اور اچھے صفات حاصل کرنے پر آمادہ کرتا ہے... اس سے لالچ و حرص کو دور کر دیتا ہے، اس کے یہاں مکر و فریب کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا ہے اس سے بخل دور ہو جاتا ہے وہ آزاد وحشی جانور کو قید کر لیتا ہے اور ایسی راہ راست جو اس کے دسترس سے دور ہو اسے قریب کر لیتا ہے۔(بحار الانوار ج ۸ ے ص ۶ بحوالہ مطالب السؤل)

۱۲۔حضرت علیؑ نے سچے مومنین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا... انھوں نے اپنی عقلوں کو زندہ کیا اپنے نفسوں کا گلا گھونٹ دیا اس طرح کہ ان کا تناور جسم دبلا پتلا اور سخت دل نرم ہو گیا، اس کے اوپر برق کی روشنی پڑتی ہے جو راستوں کو روشن کر دیتی ہے اور اس کے لئے راہ کو طے کرنا آسان ہو جاتا ہے اور اس کے دروازے (مقاصد) اس کے اوپر سلامتی کے ساتھ کھل جاتے ہیں۔ اس کے قدم بہت اطمینان و وقار کے ساتھ اس کے وجود کو قرارگاہ امن و آسودگی میں استقامت بخشتے ہیں اور یہ مقام اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے کہ وہ اطمینان قلب حاصل کرتا ہے اور اپنے معبود کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے۔(نہج البلاغہ ۱۹۲)

۱۳۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ ثابت قدمی اور حسن ایقان سے اپنے رنج و غم کو دور کرو۔(نہج البلاغہ ص ۹۳۵)

۱۴۔ امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے۔ نور یقین سے بڑھ کر کوئی نور نہیں ۔(تحف العقول ص ۲۰۸)

۱۵۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا، جس کا قلب دولت یقین سے مملو نہیں اس کا عمل اس کے ارادہ کا مطیع نہیں ۔(غرر الحکم ص ۲۹۴)

۱۶۔ حضرت علیؑ کا قول ہے زندگی کا بہترین تجربہ وہ ہے جو تجھے نصیحت کرتا ہے۔ (نہج البلاغہ ۱۹۳)

۱۷۔حضرت علیؑ کا ارشاد گرامی ہے۔ یاد رکھو روشن آنکھ وہی ہے جو نیک کام کو دیکھ لے اور اسے حاصل کرے اور سب سے بہتر سننے والا کان وہ ہے جو نصیحت کو سنے اور اسے قبول کرے۔ نہج البلاغہ۔ ۳۱۱

معرفت کا صحیح معیار

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اے رسول بھلا وہ شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے کبھی اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو مطلق اندھا ہے (ہرگز نہیں اس سے تو) بس کچھ سمجھدار ہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (سورہ رعد آیت ۱۹)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی مفضل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے مفضل... وہ تمام چھوٹی یا بڑی چیزیں جو پیدا کی گئی ہیں چاہے وہ قیمتی شئی ہو یا بے مایہ چیز اس کی طرف متوجہ ہو اور یہ دیکھو کہ کس کو کس چیز کی ضرورت ہے.... یہ یاد رکھو کہ ہر چیز کی عظمت ومنزلت اس کی قیمت سے نہیں لگائی جاسکتی، بلکہ ہر چیز کے لئے دو بازار اور دو

برابر کی قیمتیں ہیں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن کی معاملات میں کوئی خاص قدر و قیمت نہیں لیکن وہ بازار علم میں کافی قیمتی ہیں، لہذا کسی چیز کی اگر کم قیمت ہو تو اسے حقیر نظروں سے نہ دیکھو، اگر علم کیمیا کو چاہنے والے اس بات سے آگاہ ہوتے کہ آدمی کے اس نجس جسم میں اس کی کیا افادیت واہمیت ہے تو وہ اُسے بہت زیادہ قیمت دیکر خرید تے اور پھر اس سے زیادہ قیمت پہ اسے فروخت کرتے۔(بحار الانوار ج ۳ ص ۱۳۶)

۲۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا... اے ہشام جو کچھ تم نہیں جانتے اسے معلوم کرو اور جو کچھ جانتے ہو وہ نہ جاننے والوں کو بتادو، پڑھے لکھے افراد کو ان کے علم کی بنیاد پہ بزرگ مانو، اور لاعلم افراد کو ان سے چھوٹا تسلیم کرو لیکن اسے خود سے دور مت کرو اسے اپنے پاس بلاؤ اور اسے تعلیم دو۔(تحف العقول ص ۲۹۰)

باقی آئندہ